عورت اور میراث

س: قرآنِ کریم کا حکم ہے کہ وراثت میں عورت کا بھی حصّہ ہے، لیکن ہمارے معاشرے میں عورت کو حصّہ نہیں دیا جاتا۔ اسلام جاننے والے بھی اور نہ جاننے والے بھی اکثر وبیش تر اس ظلم میں برابر کے شریک دکھائی دیتے ہیں۔ اس مسئلے کے بارے میں رہنمائی کیجیے، تاکہ سب کو واقفیت ہوجائے؟

ج: یہ انتہائی افسوس ناک منظر ہے۔ عورت کا حصّہ خواہ وہ ماں ہو یا بیٹی یا بیوی یا کوئی بہن، قرآن نے صاف صاف بیان کیا ہے اور اس کا یہ حصّہ ادا نہ کرنا صرف بے انصافی اور ظلم ہی نہیں ہے بلکہ قرآن کے خلاف اعلانِ بغاوت ہے۔ ایسے لوگ اگر صرف عملاً یہ غلطی کر رہے ہیں تب بھی سخت ترین گناہ میں مبتلا ہیں۔ عورتوں کا جو حصّہ وہ کھا رہے ہیں بالکل کھلا حرام کھا رہے ہیں اور حرام کھانے والے کی کوئی عبادت اور کوئی عمل اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اور اگر خدانخواستہ وہ ذہنی طور پر بھی اس گناہ پر مطمئن ہیں اور قرآن کے اس حکم ہی کا انکار کرتے ہیں، تب تو ان کا دین وایمان بھی محفوظ نہیں ہے۔

ضرورت ہے کہ باشعور اور دردمند، دین سے واقف نوجوان پوری قوت اور جوش وجذبے کے ساتھ مسلمانوں تک اللہ کی کتاب کا یہ حکم پہنچائیں کہ مال کا اصل مالک اللہ ہے۔ اس نے جس کا جو حق رکھا ہے وہ اٹل ہے، کسی بندے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ ذرا برابر بھی اس میں دخل دے۔ لڑکیوں کے یہ حقوق صاف صاف قرآن میں لکھے ہوئے ہیں۔ مسلمان کا کام صرف یہ ہے کہ وہ ان کو مانے اور ان پر عمل کرے۔

اس سلسلے میں خواتین کو بھی کسی جھجک کے بغیر سنجیدہ اور مؤثر کوشش کرنا چاہیے۔ قرآن وسنت سے میراث کے واضح احکام کھول کھول کر بیان کرنے کا ہر ہر موقعے پر اہتمام کرنا چاہیے۔ جو خواتین قلم سے کام لے سکتی ہوں، وہ میراث کے احکام پر قلم سے کام لیں اور میراث کے قوانین کو واضح کریں۔ میراث سے متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی پر اللہ تعالیٰ نے جو سخت سزائیں اور وعیدیں سنائی ہیں ان کو پورے زورِ بیان کے ساتھ واضح کریں اور خاندانی زندگی میں جم کر اپنے حقوق کے لیے لڑیں، اور وصول کریں۔ اگر انھیں مال کی ضرورت نہ ہو، تب بھی موجودہ حالات میں لازماً اپنے

حقوق اور حصّے حاصل کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون کو نافذ کرنے اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کی کوششوں ہی کا ایک حصّہ ہے۔ یہ وقت کا جہاد ہے، عورت کو صرف دنیوی مال ہی اس کوشش سے میسر نہ آئے گا بلکہ اللہ کے دین کو قائم کرنے اور اس کے قانون کو مسلمان معاشرے میں دوبارہ رائج کرنے کا غیر معمولی اجر وصلہ بھی ملے گا۔ اس طرح ان کی یہ کوشش وکاوش اللہ کی رضا کا باعث ہوگی۔ پھر اگر ان کو مال کی ضرورت نہ ہو تو جس کو چاہیں وہ اپنی خوشی سے دے دیں، لیکن اللہ کے قانون کو رائج کرنے کے لیے اپنا حق اور حصّہ ضرور وصول کریں۔ (مولانا محمد یوسف اصلاحی)

خلع اور نان نفقہ

س: میری بیوی تقریباً سات ماہ سے اپنے گھر پر ہے اور خلع مانگ رہی ہے۔ سات ہزار ماہانہ خرچ مانگ رہی ہے، جب کہ وہ اپنی مرضی سے گھر پر ہے۔ میں کئی دفعہ لینے گیا لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا۔ کیا ایسی عورت کو ماہانہ خرچ دینا لازم ہے، نیز ایسی عورت جو خود خلع لے رہی ہو، اسے حق مہر دینا چاہیے؟ میں نے اور میرے گھر والوں نے جو زیور (سونا) شادی میں دیا تھا، وہ بھی مجھے بغیر بتائے اپنے ساتھ لے گئی ہے۔ کیا اسے یہ واپس کرنا چاہیے، جب کہ میں اس کا جہیز اس کو واپس کر رہا ہوں؟

ج: مذکورہ صورت میں اگر بیوی اپنی مرضی سے بغیر کسی شرعی وجہ کے میکے میں بیٹھی ہوئی ہے، اور آپ کے بار بار بلانے کے باوجود واپس نہیں آرہی ہے، تو ایسی صورت میں وہ نان ونفقہ کی حق دار نہیں ہے اور آپ پر اس کی ادائیگی لازم نہیں ہے۔

اگر آپ اس سے مہر واپس لے کر خلع دے رہے ہیں یا اگر اس نے اپنا مہر وصول نہیں کیا اور اب وہ اپنا مہر معاف کر کے خلع لے رہی ہے تو اس صورت میں آپ پر مہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی، لیکن اگر آپ اس سے مہر معاف کروائیں یا اس کے مہر وصول کیے بغیر طلاق دیتے ہیں تو آپ پر مہر کی ادائیگی لازم ہوگی۔

شوہر اور اس کے والدین کی طرف سے دلہن کو جو زیور دیا جاتا ہے، اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ زیور مہر کا حصّہ ہو، یا مہر کے طور پر دیا گیا ہو، یا لڑکی کو ہبہ (تحفہ) کر کے